

کتابِ دانیال - نمبر ایک سو چھیاسی

پانیوم کا وعدہ: آخری مہر بندی اور آدھی رات کی پکار کا مکاشفہ

Jeff Pippenger

2024-04-16

پانیوم پر، جو قیصریہ فلیپی تھا، جس کا ذکر دانی ایل کی کتاب کے باب گیارہ کی آیات تیرہ تا پندرہ میں ہے، جو وہ تاریخ ہے جس میں ریپبلکن اور پروٹسٹنٹ سینگ سات میں سے ہوتے ہوئے بھی اٹھواں ہونے کے معنی کو پورا کرتے ہیں، جو وہ تاریخ ہے جس میں خدا کی مہر ایک لاکھ چوالیس ہزار پر مستقل طور پر ثبت کی جاتی ہے، اور جس میں نصف شب کی پکار کے پیغام کی آمد کی تاریخ ہے، مسیح نے اپنے آخری زمانے کے لوگوں سے ایک وعدہ کیا۔

اور میں تجھ سے یہ بھی کہتا ہوں کہ تو پطرس ہے، اور اس چٹان پر میں اپنی کلیسیا بناؤں گا؛ اور جہنم کے دروازے اس پر غالب نہ آئیں گے۔ اور میں تجھے آسمان کی بادشاہی کی چابیاں دوں گا؛ جو کچھ تو زمین پر باندھے گا وہ آسمان میں بندھا جائے گا، اور جو کچھ تو زمین پر کھولے گا وہ آسمان میں کھولا جائے گا۔ متی 16:18، 19

مہر بندی کا وہ دور، جو 11 ستمبر 2001 کو شروع ہوا جب نیویارک شہر کی عظیم عمارتیں گرا دی گئیں، اور جو جلد آنے والے اتوار کے قانون پر ختم ہوتا ہے، آلفا اور اومیگا نے ترتیب دیا تھا۔ اس دور کا بالکل آخری حصہ اسی دور کے بالکل ابتدائی حصے کی تکرار ہے۔ 11 ستمبر 2001 کو خداوند نے اپنی قوم کو پرانے راستوں کی طرف واپس لے آیا، جہاں انہوں نے دیگر سچائیوں کے ساتھ ساتھ "سات زمانے" بھی دریافت کیے، بالکل ویسے ہی جیسے بادشاہ یوشیاء کے دنوں میں پایا گیا تھا۔ پھر آخری بارش کے چھینٹے پڑے لگے، اور ایک آزمائشی عمل شروع ہوا جس کے نتیجے میں عبادت گزاروں کی دو جماعتوں کے درمیان جدائی واقع ہوئی۔

حقوق کے دوسرے باب کی تکمیل میں دو مقدس چارٹ دریافت ہوئے اور اُس تاریخی دور کی علامت بن گئے۔ اسی قدر اہم یہ کہ حقوق کے دوسرے باب کی "بحث" شروع ہوئی، "خط بہ خط" کے طریقہ کار—جو پچھلی بارش کا طریقہ کار ہے—اور مرتد پروٹسٹنٹ ازم کے طریقہ کار کے درمیان، جیسے ایڈونٹ ازم نے 1863 کی بغاوت سے شروع ہو کر بتدریج اختیار کیا تھا۔

یسوع نے وعدہ کیا کہ وہ اپنے آخری زمانے کے لوگوں کو "بادشاہی کی کنجیاں" دے گا، اور ایسا کرتے ہوئے وہ درست بائبل کی طرف اشارہ کرتا ہے، جس میں ضروری نبوتی کنجیاں شامل ہیں جو آدھی رات کی پکار اور بلند پکار کے پیغام کو پہچاننے، قائم کرنے اور منادی کرنے کے لیے درکار ہیں۔

جو لوگ خدا کے ساتھ رفاقت رکھتے ہیں، آفتاب صداقت کے نور میں چلتے ہیں۔ وہ خدا کے حضور اپنی راہ کو بگاڑ کر اپنے چھڑنے والے کی توہین نہیں کرتے۔ آسمانی نور ان پر چمکتا ہے۔ جوں جوں وہ اس زمین کی تاریخ کے اختتام کے قریب آتے ہیں، مسیح کی پہچان اور اس کے بارے میں کی گئی پیشگوئیوں کا ان کا علم بہت بڑھ جاتا ہے۔ وہ خدا کی نظر میں لانتہا قیمتی ہیں؛ کیونکہ وہ اس کے بیٹے کے ساتھ اتحاد میں ہیں۔ ان کے نزدیک خدا کا کلام ہے مثال حسن و دلآویزی رکھتا ہے۔ وہ اس کی اہمیت دیکھتے ہیں۔ سچائی ان پر منکشف ہوتی ہے۔ عقیدہ تجسد ایک لطیف تابانی سے مزین دکھائی دیتا ہے۔ وہ دیکھتے ہیں کہ کتاب مقدس وہ کنجی ہے جو سب بھید کھولتی اور سب مشکلات حل کرتی ہے۔ جو لوگ نور کو قبول کرنے اور نور میں چلنے پر آمادہ نہیں ہوتے، وہ پریزگاری کا بھید سمجھ نہ سکیں گے؛ لیکن جنہوں نے صلیب اٹھانے اور یسوع کی پیروی کرنے میں تامل نہیں کیا، وہ خدا کے نور میں نور دیکھیں گے۔

جن کی نمائندگی پطرس کرتا ہے، جو کہ ایک لاکھ چوالیس ہزار ہیں، وہ وہی ہیں جو لاودکیہ کا وہ پیغام قبول کرتے ہیں جو 11 ستمبر 2001 کو آیا تھا، اور جو اب جولائی 2023 سے دہرایا جا رہا ہے۔ 1856 میں آنے والا لاودکیہ کا پیغام "سات زمانے" کے بارے میں بڑھا ہوا علم تھا، اور جب مسیح مردہ ہڈیوں کو آپس میں جوڑتا ہے اور پھر انہیں زندگی بخشتا ہے تو وہ تیسرے فرشتے کی لاودکیائی تحریک سے ایک لاکھ چوالیس ہزار کی فلاڈیلفیہی تحریک کی طرف منتقل ہو جاتے ہیں۔ یہ منتقلی مسیح کے کلام کے وسیلے ہوتی ہے، کیونکہ وہ اس کے کلام سے مقدس کیے جاتے ہیں، اور اس کا کلام "سچائی" ہے، اور اس کا کلام وہ "کنجی" ہے جو اس کے کلام کو کھولتی ہے۔

اور فلاڈیلفیہ کی کلیسیا کے فرشتے کو لکھ: یہ فرماتا ہے وہ جو قدوس ہے، جو سچا ہے، جو داؤد کی کنجی رکھتا ہے؛ جو کھولتا ہے اور کوئی بند نہیں کر سکتا، اور بند کرتا ہے اور کوئی کھول نہیں سکتا: میں تیرے کاموں کو جانتا ہوں۔ دیکھ، میں نے تیرے سامنے ایک کھلا دروازہ رکھ دیا ہے جسے کوئی بند نہیں کر سکتا؛ کیونکہ تو تھوڑی سی قوت رکھتا ہے، اور تو نے میرے کلام پر عمل کیا ہے، اور میرے نام کا انکار نہیں کیا۔ مکاشفہ 3:7-8.

"سطر پر سطر" کا طریقہ کار وہ کلید ہے جس کا وعدہ مسیح نے آخری ایام کے اپنے لوگوں سے "دروازوں" پر ہونے والی جنگ میں کیا تھا۔ "دروازہ" سے مراد کلیسیا ہے۔

اور یعقوب نیند سے جاگا اور کہا، بے شک خداوند اس جگہ ہے، اور مجھے معلوم نہ تھا۔ اور وہ ڈر گیا اور کہا، یہ جگہ کیسی مہیب ہے! یہ خدا کے گھر کے سوا کچھ نہیں، اور یہی آسمان کا دروازہ ہے۔ پیدائش 16:28، 17.

دروازوں پر ہونے والی جنگ حق اور باطل کے درمیان ہونے والی مذہبی لڑائیوں کی نمائندگی کرتی ہے، اور یونانی مذہب کی گمراہی جہنم کا دروازہ ہے، اور مرتد لاودیکائی ایڈونٹسٹ مذہب بھی ایک دروازہ ہے۔ لاودیکائی ایڈونٹسٹ دروازہ اس مقام کی نمائندگی کرتا ہے جہاں حقوق کی بحث تکمیل ہوتی ہے۔

اُس دن خداوند لشکروں کا اپنی قوم کے باقی ماندہ لوگوں کے لیے جلال کا تاج اور حسن کا افسر ہوگا، اور جو عدالت میں بیٹھتا ہے اُس کے لیے عدالت کی روح، اور اُن کے لیے قوت ہوگا جو لڑائی کو پھاٹک تک لوٹا دیتے ہیں۔ لیکن وہ بھی شراب کے سبب بھٹک گئے ہیں، اور نشیلی شراب کے باعث راستے سے ہٹ گئے ہیں؛ کاہن اور نبی نشیلی شراب کے سبب گمراہ ہو گئے ہیں، وہ شراب سے نگل لیے گئے ہیں، وہ نشیلی شراب کے باعث راستے سے ہٹ گئے ہیں؛ وہ رویا میں غلطی کرتے ہیں، عدالت میں ٹھوکر کھاتے ہیں۔ کیونکہ سب میزبیں قے اور گندگی سے بھری پڑی ہیں، یہاں تک کہ کوئی جگہ صاف نہیں۔ وہ کیسے علم سکھائے؟ اور کیسے تعلیم سمجھائے؟ کیا اُن کو جو دودھ سے چھڑائے گئے اور چھاتیوں سے جدا کیے گئے ہیں؟ کیونکہ لازم ہے کہ حکم پر حکم، حکم پر حکم؛ سطر پر سطر، سطر پر سطر؛ ذرا پہاں، ذرا وہاں ہو۔ کیونکہ ہکلاتے ہونٹوں اور دوسری زبان میں وہ اس قوم سے کلام کرے گا۔ جن سے اُس نے کہا تھا، یہ وہ آرام ہے جس سے تم تھکے ماندوں کو آرام دے سکتے ہو؛ اور یہ تازگی ہے؛ تو بھی انہوں نے سننا نہ چاہا۔ لیکن خداوند کا کلام اُن کے لیے بن گیا: حکم پر حکم، حکم پر حکم؛ سطر پر سطر، سطر پر سطر؛ ذرا پہاں، ذرا وہاں؛ تاکہ وہ جائیں، اور پیچھے کی طرف گر پڑیں، اور ٹوٹ جائیں، اور پھنسیں اور پکڑے جائیں۔ اس لیے، اے ٹھٹھا کرنے والے آدمیو جو یروشلم میں اس قوم پر حکمرانی کرتے ہو، خداوند کا کلام سنو۔ اشعیا 28:5-14

بادشاہی کی کنجیاں صحائف کے وہ کلمات ہیں جو کلام کے وسیلے سے خدا کے آخری زمانے کے لوگوں کو دیے گئے ہیں۔

کلام میں ایسی سچائیاں ہیں جو قیمتی دھاتوں کی رگوں کی طرح سطح کے نیچے چھپی ہوتی ہیں۔ یہ پوشیدہ خزانہ تلاش کرنے پر دریافت ہوتا ہے، جیسے کان کن سونا اور چاندی تلاش کرتا ہے۔

خدا کے کلام کی سچائی کا ثبوت خود کلام ہی میں ہے۔ پاک کلام وہ کلید ہے جو پاک کلام کو کھولتی ہے۔ خدا کے کلام کی سچائیوں کے گہرے معانی ہمارے اذہان پر اس کی روح کے وسیلے سے منکشف ہوتے ہیں۔

بائبل ہمارے اسکولوں کے طلبہ کے لیے ایک عظیم درسی کتاب ہے۔ یہ آدم کے بیٹوں اور بیٹیوں کے بارے میں خدا کی پوری مرضی سکھاتی ہے۔ یہ زندگی کا ضابطہ ہے، ہمیں اس کردار کی تعلیم دیتی ہے جو ہمیں آئندہ زندگی کے لیے تشکیل دینا ہے۔ ہمیں صحائف کو سمجھنے کے لیے روایت کی مددہم روشنی کی ضرورت نہیں۔ یہ ایسے ہی ہے جیسے ہم سمجھیں کہ دوپہر کے سورج کو اپنے جلال میں اضافہ کرنے کے لیے زمین کی ٹمٹماتی مشعلوں کی روشنی درکار ہے۔ انسانوں کو گمراہی سے بچانے کے لیے پادری اور مبلغ کے اقوال کی ضرورت نہیں۔ جو وحی الہی سے رجوع کرتے ہیں وہ روشنی پاتے ہیں۔ بائبل میں ہر فرض واضح کر دیا گیا ہے۔ دی گئی ہر تعلیم قابل فہم ہے۔ ہر سبق ہمیں باپ اور بیٹے کو ظاہر کرتا ہے۔ کلام سب کو نجات کے لیے حکمت مند بنانے کی قدرت رکھتا ہے۔ کلام میں علم نجات واضح طور پر ظاہر کیا گیا ہے۔ صحائف کی تحقیق کرو، کیونکہ وہ روح سے مخاطب خدا کی آواز ہیں۔ ٹیسٹیمونیز، جلد 8، 157۔

وہ کلیدیوں جو مسیح نے آخری زمانے کی کلیسیا کو عطا کیں، ان میں وہی اختیار ہے جو اُس وقت تھا جب وہ پطرس کو دی گئی تھیں۔

پطرس نے وہ سچائی بیان کی تھی جو کلیسیا کے ایمان کی بنیاد ہے، اور اب یسوع نے اسے ساری جماعتِ ایمانداران کے نمائندہ کے طور پر عزت بخشی۔ اُس نے کہا، "میں تجھے آسمان کی بادشاہی کی کنجیاں دوں گا؛ اور جو کچھ تو زمین پر باندھے گا وہ آسمان پر بندھا جائے گا؛ اور جو کچھ تو زمین پر کھولے گا وہ آسمان پر کھولا جائے گا۔"

"آسمان کی بادشاہی کی کنجیاں" مسیح کے کلام ہیں۔ مقدس کلام کے تمام الفاظ اسی کے ہیں، اور یہاں شامل ہیں۔ ان الفاظ میں آسمان کو کھولنے اور بند کرنے کی قدرت ہے۔ یہ الفاظ اُن شرائط کو بیان کرتے ہیں جن کی بنا پر انسان قبول یا رد کیے جاتے ہیں۔ پس جو لوگ خدا کے کلام کی منادی کرتے ہیں اُن کا کام زندگی کے لیے زندگی کی خوشبو یا موت کے لیے موت کی خوشبو ٹھہرتا ہے۔ ان کا مشن ابدی نتائج کے بوجھ سے بھاری ہے۔ "The Desire of Ages, 413۔"

وہ طاقت جو اُس کے کلمات کے ذریعے ظاہر ہوتی ہے، جب اسے انسانوں کے سپرد کیا جاتا ہے، اُس کے کلام میں بیان کردہ اصولوں پر مبنی ہوتی ہے۔ شاید سب سے سادہ، اور شاید سب سے گہرا بھی، یہ ہے کہ سچائی دو گواہوں کی شہادت پر قائم ہوتی ہے۔

"کلیسیا میں جو ایک اور سنگین برائی پیدا ہو گئی تھی وہ یہ تھی کہ بھائی ایک دوسرے کے خلاف مقدمے دائر کر رہے تھے۔ ایمانداروں کے درمیان اختلافات کے تصفیے کے لیے وافر انتظام کیا گیا تھا۔ خود مسیح نے یہ واضح ہدایات دی تھیں کہ ایسے معاملات کیسے نمٹائے جائیں۔ 'اگر تیرا بھائی تیرے خلاف خطا کرے،' نجات دہندہ نے نصیحت کی، 'تو جا اور تجھ میں اور اس میں اکیلے اسے اس کی خطا بتا؛ اگر وہ تیری سنتا ہے تو تونے اپنے بھائی کو پا لیا۔ لیکن اگر وہ نہ سنے تو اپنے ساتھ ایک یا دو اور لے جا تاکہ دو یا تین گواہوں کے منہ سے ہر بات قائم ہو جائے۔ اور اگر وہ ان کی بھی نہ سنے تو اسے کلیسیا کو بتا دے؛ لیکن اگر وہ کلیسیا کی بھی نہ سنے تو وہ تیرے نزدیک غیر قوم کے آدمی اور محصول لینے والے کی مانند ہو۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں، جو کچھ تم زمین پر باندھو گے وہ آسمان میں بندھا جائے گا، اور جو کچھ تم زمین پر کھولو گے وہ آسمان میں کھولا جائے گا۔' متی 18:15-18۔" اعمال رسولوں، 304۔

اس دور کے کم از کم تین جغرافیائی گواہ موجود ہیں جب آدھی رات کی پکار کے وقت ایک لاکھ چوالیس ہزار پر مہر لگائی جاتی ہے۔ یہ حقیقت ذہن میں رکھتے ہوئے کہ آدھی رات کی پکار پر تیل

حاصل کرنا بہت دیر ہو چکی ہوتی ہے، ہمیں ایگزپٹر کیمپ میٹنگ کی جغرافیائی شہادت ملتی ہے جو اُس مقام کی مثال فراہم کرتی ہے جہاں خدا کے آخری زمانے کے لوگوں پر مہر لگتی ہے، اور ہم اس سچائی کی نمائندگی قیصریہ فلپی کے جغرافیے میں دیکھتے ہیں، اور نیز دانی ایل کے گیارہویں باب کی آیات تیرہ تا پندرہ میں پانیوم کی لڑائی کی شہادت میں بھی۔ شاید ان تینوں گواہوں کو جغرافیائی کہنا کچھ حد تک درست نہ ہو، لیکن میں یہ اصطلاح اس لیے استعمال کر رہا ہوں کہ ایگزپٹر اور قیصریہ فلپی دونوں کے پس منظر میں جغرافیہ یقیناً شامل ہے۔ یسوع پطرس کو اُس نبوی جغرافیے میں رکھتا ہے جس میں آخری دنوں میں ایک لاکھ چوالیس ہزار خود کو پاتے ہیں۔ پھر وہ ایک حکم دیتا ہے۔

اور میں تجھے آسمان کی بادشاہی کی کنجیاں دوں گا؛ اور جو کچھ تو زمین پر باندھے گا وہ آسمان پر بندھا جائے گا؛ اور جو کچھ تو زمین پر کھولے گا وہ آسمان پر کھولا جائے گا۔ پھر اُس نے اپنے شاگردوں کو تاکید کی کہ کسی سے نہ کہیں کہ وہ یسوع مسیح ہے۔ اُس وقت سے یسوع نے اپنے شاگردوں کو دکھانا شروع کیا کہ اسے ضرور یروشلم جانا ہے، اور بزرگوں اور سردار کاہنوں اور فقیہوں کی طرف سے بہت کچھ سہنا ہے، اور قتل کیا جانا ہے، اور تیسرے دن پھر جی اٹھنا ہے۔ تب پطرس نے اسے الگ لے جا کر ملامت کرنا شروع کیا اور کہا، حاشا، اے خداوند! یہ بات تیرے ساتھ برگز نہ ہوگی۔ مگر وہ پلٹ کر پطرس سے کہا، اے شیطان، میرے پیچھے بولے! تو میرے لیے ٹھوکر کا باعث ہے، کیونکہ تو خدا کی باتوں کی فکر نہیں کرتا بلکہ آدمیوں کی۔ متی 16:19-23

لفظ "Exeter" انگلینڈ کے علاقے ڈیون کے ایک شہر کا نام ہے۔ اس کی وجہ تسمیہ کا سراغ قدیم انگریزی تک جاتا ہے، جہاں اسے "Exanceaster" یا "Exceastre" کہا جاتا تھا۔ یہ نام غالباً قدیم انگریزی کے الفاظ "Exe" (جس سے مراد دریائے Exe ہے، جس پر یہ شہر واقع ہے) اور "ceaster" (بمعنی "رومی قلعہ" یا "فصیل بند شہر") سے ماخوذ ہے۔ لہذا "Exeter" کا مطلب یا تو "دریائے Exe پر واقع قلعہ" ہے، یا "دریائے Exe کے کنارے واقع فصیل بند شہر"۔ ملرائیٹ تاریخ میں "آدھی رات کی پکار" کی آمد اور تکمیل سے وابستہ جغرافیہ ایک ایسے مقام کی نشاندہی کرتا ہے جہاں پانی تھا، جو پاک روح کے انڈیلے جانے کی نمائندگی کرتا ہے، اور ایک ایسے مقام کی بھی جہاں خدا دنیا تک پیغام سنانے کے لیے ایک لشکر کھڑا کر رہا تھا—اور سسٹر وائٹ کے بقول یہ پیغام ایک "مد و جزر کی لہر" کی طرح پھیل گیا۔ مد و جزر کی لہر محض دریا کا پانی نہیں ہوتی؛ یہ غیر معمولی طور پر قوت یافتہ پانی ہوتا ہے۔

ملرائٹوں کی تاریخ دس کنواریوں کی تمثیل کی تکمیل تھی، اور جب ایک سو چوالیس ہزار کو مہر بندی کے وقت کے اختتام تک پہنچایا جائے گا، تو وہ مہر بندی کے وقت کے آغاز میں شناخت کیے گئے سنگ میل کو دہرائیں گے، اور ایگزپٹر کیمپ میٹنگ کی تاریخ بھی دہرائیں گے۔ ایک فرشتہ ایک آزمائشی پیغام کے ساتھ نازل ہوگا جسے کھانا ضروری ہے۔ وہ پیغام بنیادوں تک لے جائے گا، اور وہ دو طبقات کو احبار باب 26 کے "سات اوقات" کے ساتھ آمینے سامنے کرے گا۔ اس میں یسوع مسیح کا مکاشفہ شامل ہوگا، جسے پطرس نے اس امر کی قبولیت کے طور پر پیش کیا کہ یسوع کو مسیح کے طور پر مسح کیا گیا تھا، جب الہی علامت کبوتر کی صورت میں نازل ہوئی، جو 11 ستمبر، 2001 کی تمثیل تھی۔ اس میں یہ سمجھ بھی شامل ہوگی کہ یسوع خدا کا الہی بیٹا ہے، اور یہ بھی کہ یسوع نے اپنی الہی ذات پر گروے ہوئے نوع انسان کا جسم اختیار کر کے، وہ ابن آدم بھی ہے۔

یہ حقائق عبادت گزاروں کی دو جماعتیں پیدا کریں گے، جیسے انہوں نے 11 ستمبر 2001 کے بعد کیا تھا۔ ان دو جماعتوں کی نمائندگی ایکسیٹر کیمپ میٹنگ میں ہوئی تھی، کیونکہ اس کیمپ میٹنگ میں وائر ٹاؤن کے ایک گروہ نے ایک خیمہ لگایا تھا، جنہوں نے سموئیل سنو کے ذریعے پیش کیے گئے 'آدھی رات کی پکار' کے پیغام کو رد کر دیا تھا۔ انہوں نے جعلی اجتماعات منعقد کیے جو اتنے شور و شغب اور جذباتیت سے بھرپور تھے کہ سنو کی نشستوں کے قائدین ان کے پاس گئے اور انہیں خاموش رہنے کو کہا۔ کیمپ میٹنگ میں دو جماعتیں نمایاں ہوئیں، اور دونوں نے پانی سے وابستگی کا دعویٰ کیا، مگر ایک

جعلی تھی اور ان نادانوں کی نمائندگی کرتی تھی جن کے پاس تیل نہ تھا۔ ایکسیٹر کے خیمے میں موجود گروہ ایسا لشکر تھا جو ایک شہر بھی تھا، اور وہ شہر قلعہ بھی تھا، کیونکہ وہ حرقی ایل کی مردہ خشک ہڈیوں کی تمثیل کر رہے تھے جو 'آدھی رات کی پکار' کے پیغام پر ایک زبردست لشکر کی صورت میں اٹھا دی جاتی ہیں۔

اس تاریخی بیان میں جہاں وہ دونوں طبقے نمایاں ہوتے ہیں، پطرس نے دونوں طبقوں کی نمائندگی کی۔ اس کا وہ اقرار کہ یسوع مسیح اور خدا کا بیٹا ہے، روح القدس کی الہام سے پیدا ہوا تھا، کیونکہ مسیح نے اسے صاف طور پر کہا، "یہ بات تجھے گوشت اور خون نے ظاہر نہیں کی بلکہ میرے باپ نے جو آسمان پر ہے۔" پھر جب یسوع نے شاگردوں کو صلیب کے بارے میں آگاہ کیا، تو پطرس نے، اس لمحے روح القدس کے اثر سے محروم ہو کر، مسیح کو ایک طرف لے جا کر "اسے ملامت کرنا شروع کیا اور کہا، خدا نہ کرے، اے خداوند؛ یہ بات تجھ پر کبھی واقع نہ ہوگی۔ لیکن وہ پلٹا اور پطرس سے کہا، اے شیطان، میرے پیچھے ہولے؛ تو مجھے ٹھوکر کا باعث ہے، کیونکہ تو خدا کی باتوں کا نہیں بلکہ آدمیوں کی باتوں کا خیال کرتا ہے۔"

پطرس کے جذباتی جوش کا اظہار واٹر ٹاؤن کے خیمے میں ہونے والی جذباتی عبادت کے ساتھ ہم آہنگ تھا جب سیموئل سنو آدھی رات کی پکار کا پیغام پیش کر رہا تھا۔ اس سطح پر پطرس ان لوگوں کی نمائندگی کرتا ہے جو ایک لاکھ چوالیس ہزار میں شامل ہونے کے امیدوار ہیں۔ وہ امیدوار اس طبقے کی نمائندگی کرتے ہیں جس کے پاس تیل ہے، جو روح القدس ہے، اور وہی پیغام بھی ہے اور وہی کردار بھی، اور دوسرا طبقہ اس تیل سے محروم ہے۔ قیصریہ فلپی کے پس منظر میں، مسیح نے یہ کھول کر بیان کرنا شروع کیا کہ "اسے یروشلم جانا لازم ہے، اور بزرگوں اور سردار کاہنوں اور فقیہوں کی طرف سے بہت سی تکالیف اٹھانی ہیں، اور قتل کیا جانا ہے، اور تیسرے دن پھر جی اٹھنا ہے۔"

جب وہ واقعات حقیقتاً صلیب پر پورے ہوئے تو شاگردوں کی جو مایوسی ہوئی، وہی تاریخ ہے جسے سسٹر وانٹ 22 اکتوبر، 1844 کی مایوسی اور عبرانیوں کی اس مایوسی کو واضح کرنے کے لیے استعمال کرتی ہیں جو بحر قلزم کو پار کرتے وقت ان پر طاری ہوئی، جب فرعون کی فوج پیچھے سے انہیں گھیرتی چلی آ رہی تھی اور ان کے سامنے سمندر کے پانی حائل تھے۔ یہ تمام شہادتیں عنقریب آنے والے اتوار کے قانون کی نشاندہی کرتی ہیں، اور دانی ایل باب گیارہ کی آیات تیرہ تا پندرہ کا انکشاف ان واقعات کی گواہی فراہم کرتا ہے جو اس اتوار کے قانون تک لے جاتے ہیں۔ ایسا کرتے ہوئے یہ دانی ایل کی اس "آخری ایام سے متعلق پیش گوئی کے حصے" کی بھی نمائندگی کرتے ہیں۔

ہم اس مطالعے کو اگلے مضمون میں جاری رکھیں گے۔

مثالوں اور ضد مثالوں کے محتاط مطالعے سے یہ مشاہدہ سامنے آیا کہ مسیح کی مصلوبیت ٹھیک اسی دن واقع ہوئی جس روز اسرائیل کو دیے گئے سالانہ رسوم کے سلسلے میں فصح کا برہ ذبح کیا جاتا تھا۔ کیا مقدس کی تطہیر، جس کی تمثیل یوم کفارہ—جو ساتویں مہینے کے دسویں دن آتا ہے—میں تھی، بھی اسی سال کے اسی دن نہ واقع ہونی چاہیے تھی جسے مثال میں منایا جاتا تھا؟ (دیکھیے The Great Controversy، صفحہ 399)۔ یہ حقیقی موسوی حساب وقت کے مطابق 22 اکتوبر قرار پاتی ہے۔ اگست 1844 کے اوائل میں، ایکسیٹر، نیو ہیمپشائر میں ایک کیمپ میٹنگ میں یہ خیال پیش کیا گیا اور اسے 2300 دنوں کی نبوت کی تکمیل کی تاریخ کے طور پر قبول کر لیا گیا۔ متی 13:25-13 میں دس کنواریوں کی تمثیل کو خاص اہمیت حاصل ہوئی—دولہا کی تاخیر، شادی کے منتظر لوگوں کا انتظار اور اونگھنا، آدھی رات کی پکار، دروازہ بند ہو جانا، وغیرہ۔ یہ پیغام کہ مسیح 22 اکتوبر کو آ رہا ہے، "آدھی رات کی پکار" کہلانے لگا۔ "آدھی رات کی پکار"، ایلن وانٹ نے لکھا، "ہزاروں ایمان داروں کی طرف سے اس کی منادی کی گئی۔" انہوں نے مزید کہا:

'طوفانی موج کی طرح [ساتویں مہینے] کی تحریک ملک بھر میں چھا گئی۔ شہر سے شہر، گاؤں سے گاؤں، اور دور دراز دیہی مقامات تک یہ پہنچی، یہاں تک کہ خدا کے منتظر لوگ پوری طرح بیدار ہو گئے۔-عظیم کشمکش، 400.'

جس تیزی سے پیغام پھیلا، اس کی تصویر کشی اُن مصنفین نے کی ہے جن کا حوالہ ایل۔ ای۔ فروم نے دیا ہے:

Bates نے یہ ریکارڈ چھوڑا کہ Exeter کا پیغام "گویا ہوا کے پروں پر اڑ گیا"۔ مرد و عورت ریل اور پانی کے راستے، اسٹیج کوچ اور گھڑسوار ہو کر، کتابوں اور کاغذات کی گٹھڑیاں اٹھائے تیزی سے نکل پڑے، اور انہیں "خزاں کے پتوں کی طرح" بے تحاشا بانٹتے گئے۔ White نے کہا، "ہمارے سامنے کا کام یہ تھا کہ اس وسیع میدان کے ہر حصے تک اڑ جائیں، خطرے کی گھنٹی بجائیں، اور سوئے ہوئے لوگوں کو جگائیں۔" اور Wellcome کا اضافہ ہے کہ یہ تحریک بند کے کھول دیے گئے پانی کی مانند آمد پڑی۔ پکے ہوئے غلے کے کھیت بغیر کٹے کھڑے رہ گئے، اور پوری طرح تیار آلو زمین میں ہی بغیر کھودے رہ گئے۔ خداوند کی آمد نزدیک تھی۔ اب ایسی دنیوی چیزوں کے لیے وقت نہ تھا۔ — The Prophetic، Faith of Our Fathers جلد IV، صفحہ 816۔

تحریک میں عینی شاہد اور شریک ہونے کے ناطے، ایلن وانٹ نے تیزی سے رفتار پکڑتے ہوئے کام کی نوعیت بیان کی:

"ایمان داروں نے دیکھا کہ ان کے شک اور الجھن دور ہو گئے، اور امید اور حوصلے نے ان کے دلوں میں نئی جان ڈال دی۔ یہ کام اُن انتہاؤں سے خالی تھا جو ہمیشہ اُس وقت ظاہر ہوتی ہیں جب انسانی جوش و خروش پر خدا کے کلام اور روح خدا کا قابو نہ ہو۔۔۔ اس میں وہ خصوصیات تھیں جو ہر دور میں خدا کے کام کی پہچان ہوتی ہیں۔ وجدانی خوشی بہت کم تھی، بلکہ اس کے بجائے دل کی گہری جانچ، گناہ کا اعتراف، اور دنیا سے کنارہ کشی تھی۔ خداوند سے ملنے کی تیاری ہی تڑپتی روحوں کے دلوں پر بوجھ تھی۔۔۔"

'رسولوں کے زمانے سے لے کر جتنی بھی عظیم مذہبی تحریکیں ہوئیں، ان سب میں 1844 کی خزاں والی تحریک سے زیادہ انسانی نقائص اور شیطان کے مکر و فریب سے پاک کوئی نہ تھی۔ اب بھی، کئی سال گزر جانے کے بعد [1888]، جو اس تحریک میں شریک تھے اور پلیٹ فارم حق پر ثابت قدم رہے ہیں، وہ اب تک اُس مبارک کام کے مقدس اثر کو محسوس کرتے ہیں اور گواہی دیتے ہیں کہ وہ خدا کی طرف سے تھا۔ 401 تھا۔ 400، 401

ایسے شواہد کے باوجود کہ ایک تحریک پورے ملک پر چھا رہی تھی اور ہزاروں کو دوسری آمد کے ماننے والوں کی صفوں میں لا رہی تھی، اور مختلف کلیسیاؤں کے لگ بھگ دو سو پادری اس پیغام کو پھیلانے میں متحد تھے، [20] 20] C. M. Maxwell, Tell it to the world, pp. 19, 20 پر وٹسٹنٹ کلیسیاؤں نے مجموعی طور پر اسے ٹھکرا دیا اور اپنی دسترس کے ہر ذریعے کو استعمال کیا تاکہ مسیح کی جلد آمد کے عقیدے کے پھیلاؤ کو روکا جا سکے۔ کسی کو کلیسیائی عبادت میں یسوع کی جلد آمد کی امید کا ذکر کرنے کی ہمت نہ تھی، لیکن جو اس واقعے کے منتظر تھے، اُن کے لیے معاملہ بالکل مختلف تھا۔

ایلن وانٹ نے بتایا کہ یہ کیسا تھا:

'ہر لمحہ مجھے قیمتی اور انتہائی اہم محسوس ہوتا تھا۔ مجھے محسوس ہوتا تھا کہ ہم ابدیت کے لیے کام کر رہے ہیں، اور یہ کہ لاپرواہ اور بے دلچسپی رکھنے والے سخت ترین خطرے میں تھے۔ میرا ایمان بے غبار تھا، اور میں نے یسوع کے قیمتی وعدوں کو اپنے لیے اپنا لیا۔۔۔'

دلوں کی گہری جانچ پرکھ اور عاجزانہ اعتراف کے ساتھ ہم دعاگو ہو کر وقت انتظار تک پہنچے۔ ہر صبح ہمیں یہ محسوس ہوتا تھا کہ ہمارا پہلا کام یہ ہے کہ اس بات کا ثبوت حاصل کریں کہ ہماری

زندگیاں خدا کے حضور درست ہیں۔ ہمیں احساس ہو گیا تھا کہ اگر ہم پاکیزگی میں آگے نہ بڑھ رہے ہوں تو یقینی طور پر تنزل کا شکار ہو جائیں گے۔ ایک دوسرے کے لیے ہماری دل چسپی بڑھتی گئی؛ ہم نے ایک دوسرے کے ساتھ بھی اور ایک دوسرے کے لیے بھی بہت دعا کی۔

"ہم باغات اور درختوں کے جھنڈوں میں جمع ہوتے تھے تاکہ خدا سے ہم کلام ہوں اور اپنی درخواستیں اس کے حضور پیش کریں؛ جب ہم اس کی قدرتی تخلیقات سے گھرے ہوتے تھے تو ہمیں اس کی حضوری زیادہ واضح محسوس ہوتی تھی۔ نجات کی خوشیاں ہمیں کھانے پینے سے بھی زیادہ ضروری تھیں۔ اگر ہمارے اذہان پر بادل چھا جاتے تو ہم ہمت نہ کرتے کہ آرام کریں یا سو جائیں، جب تک وہ خداوند کے حضور ہماری قبولیت کے شعور سے چھٹ نہ جاتے۔— لائف اسکیچز آف جیمز وائٹ اینڈ ایلن جی۔ وائٹ (1880)، 188، 189۔" آر تھر وائٹ، دی ایلن وائٹ بایوگرافی، جلد 1، 51، 52۔